تیسری قسط

موضوع: عرسِ رضوی 1989ء

بیاناتِ خوشتر

رحمۃ اللہ علیہ

شیخِ طریقت، رہبرِ شریعت، مبلغِ اسلام
حضرت علامہ مولانا
حافظ
محمد ابراہیم خوشتر
رحمۃ اللہ علیہ
صدیقی قادری رضوی حامدی

زیرِ سایہ
شہزادہ علامہ خوشتر، خلیفہ تاج الشریعہ
حضرت مولانا الحاج محمد میاں خوشتر صدیقی قادری
سرپرست اعلیٰ
مولانا محمد ابراہیم خوشتر میموریل سوسائٹی

زیرِ سرپرستی
شہزادہ علامہ خوشتر، پیر طریقت
حضرت علامہ مولانا محمد مسعود اظہر قادری رضوی
سجادہ نشین دربار خوشتر

بااہتمام
مولانا محمد ابراہیم خوشتر میموریل سوسائٹی
سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

مکتبہ دار الرضا
عالمی روحانی مرکز دار الرضا انٹرنیشنل جھنگ سٹی
TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501
www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com
DAR-UL-RAZA

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب:............... بیاناتِ خوشتر "رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ" (قسط سوم)

بیان:............... حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم خوشتر قادری "رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ"

موضوع:.............. عرسِ رضوی (1989)

زیر سر پرستی:............ شہزادہ علامہ خوشتر حضرت علامہ مولانا محمد مسعود اظہر سجادہ نشین

زیر سایہ:............ شہزادہ علامہ خوشتر حضرت مولانا الحاج محمد میاں خلیفہ تاج الشریعہ

زیرِ نگرانی:............ حضرت علامہ مولانا مفتی ابو نعمان عرفان شریف مدنی

تحریر و ترتیب:............ حافظ محمد اصغر عطاری (شعبہ تحریرات دارالرضا انٹرنیشنل)

با اہتمام:............ مولانا محمد ابراہیم خوشتر میموریل سوسائٹی

سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

صفحات:.............. 21

پبلشر:............ مکتبہ دارالرضا جھنگ سٹی

مکتبہ دارالرضا

عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل

بستی شہنی والی، وارڈ نمبر 7، پرانا چنیوٹ روڈ، جھنگ سٹی

TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501

www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ ٥ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ هُوَالْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ٥ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ٥ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

صدق اللہ مولانا العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم ٥ ونحن علی ذالك لمن الشاهدین والشاکرین والحمد للہ رب العالمین ٥ قال اللہ تبارك وتعالی ورسولہ ونبیہ وحبیبہ وکریمہ ٥ ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی ط یا ایھا الذین امنو صلو علیہ وسلموا تسلیما ٥

صلی اللہ علی النبی الامی صل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلوۃ و سلاما علیك یا رسول اللہ وعلی الك واصحابك یا حبیب اللہ

حضرات علمائے کرام، سنی رضوی سوسائٹی لوڈیم (ساؤتھ افریقہ) برانچ کے اراکین، بزرگو، عزیزو، دوستو، بھائیو اور بہنو! یہ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے، اُس کے پیارے حبیب حضرت محمد مصطفی ﷺ کا صدقہ ہے، غوثِ کریم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی ”رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ“ کی نسبتِ گرامی کا یہ فیضان ہے اور امامِ کریم سیدی اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ احمد رضا خان قادری ”رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ“ کی محبت کا یہ نتیجہ ہے کہ ملت اسلامیہ اہلسنت وجماعت اس سال 70 واں سالانہ عرسِ قادری رضوی منا چکی ہے۔ لوڈیم میں چھٹا سالانہ عرسِ قادری رضوی منایا جاچکا ہے اور اُس کا یہ پہلا سیشن

(پہلی نشست) ہے کل ان شاء اللہ فائنل اور دوسرا سیشن ہوگا۔ آپ نے سیدی اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ احمد رضا خان قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' کی نعت سنی۔ یقینا آپ کا ایمان تازہ ہوگیا، ایمان کی دنیا میں بہار آ گئی۔ ایمان اور یقین کا ذوق بیدار ہوا اُس کے ساتھ آپ یہ سمجھئے کہ سیدی اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ احمد رضا خان قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' کا ہر شعر قرآنی نصوص کی یاد تازہ کر رہا تھا۔ سرکارِ دو عالم ﷺ کے محاسن، حضور ﷺ کے فضائل، حضور ﷺ کے کمالات قرآن میں، احادیث میں، سیرہ میں، بزرگانِ دین نے ائمہ کاملین نے جو بیان کئے ہیں اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ احمد رضا خان قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' نے اپنے اشعار میں اُن سارے بیانات کو خوبصورت لفظوں میں ہمارے سامنے پیش کر دیا۔

{حلقہ ذکر میں ہزاروں کی شرکت}

میرے عزیزو، میرے دوستو! میں اس وقت آپ کی خدمت میں صرف ایک معاملہ پیش کرتا ہوں۔ پہلے عرض کر چکا ہوں کہ تقریر میں کرتا نہیں اور ویسے بھی ملتِ اسلامیہ کو صرف تقریروں کی ضرورت نہیں، آج کچھ کرنے کی ضرورت ہے۔ 68 میں جب میں یہاں آیا۔ میرے اِس اسٹیٹ میں حلقہ ذکر کا جب آغاز ہوا تو آپ کو یقین نہیں آئے گا کہ اسٹیٹ ڈربن میں حلقہ ذکر کی مجلس میں آٹھ ہزار کا میرے دوستو مجمع نفری ہوا کرتی تھی حلقہ ذکر میں۔ میں جلسہ کی بات نہیں کرتا حلقہ ذکر کی۔ آٹھ، نو ،دس ہزار اوپر نیچے، گرل، اسٹریٹ، جامع مسجد بھری ہوئی ہے یہ سب میرے دوستو

دور دیکھ چکا ہوں۔

{مسلمانوں کے خلاف سازشیں}

اس لئے سرکارِ دوعالم ﷺ کے فضائل اور محاسن کے سلسلے میں اس وقت ساری دنیا میں جو کشمکش ہے ساری دنیا کی کوشش، اس وقت ساری دنیا دو بلاک میں بَٹی ہوئی ہے اور یہ آج نہیں اُس وقت کی بات ہے کہ جب آفتابِ رسالت طلوع ہوا تھا۔ جب کبھی مذہب نے سر اٹھایا، جب کبھی روحانیت میدان میں آئی، جب کبھی اصفیاء نے کوئی کام کیا، جب کبھی مبلغین نے تقریر کے ذریعے اسلام کو پیش کیا تو دنیا اپنے وسائل کیساتھ اسلام کو ختم کرنے کیلئے سامنے آگئی۔ اِس دور میں بھی کچھ یہی حال ہے آپ جانتے ہیں کہ سارا زور اس بات پر ہے کہ مسلمانوں کو محمد رسول اللہ ﷺ سے الگ کردیا جائے۔ آپ سمجھتے ہیں میں کیا عرض کر رہا ہوں؟ آپ جانتے ہیں کہ میں سیدھی طبیعت کا آدمی ہوں اور بات وہی کہنی چاہئے جس کی ضرورت ہے دور میں۔ ظاہر ہے کہ کچھ ایسی باتیں تو عرض کروں کہ جو آپ سمجھ سکیں کہ میں کیا عرض کرنا چاہتا ہوں۔ عرس کا مقصد بھی یہی ہے کہ ایسا پیغام پیش کروں کہ جس کی قوم کو ضرورت ہے۔ آج بہت سے موضوع ہیں بہت سے عنوان ہیں، بہت سی تحریک ہے اور تحریک کے بیک گراؤنڈ میں بہت سی چیزیں ہیں آپ سب جانتے ہیں۔ اخبارات آپ پڑھتے ہیں، ریڈیو اور ٹی وی یہ سب آپ کے سامنے ہیں۔ میں تفصیلات میں جانا نہیں چاہتا نہ یہ میرا موضوع ہے۔ بتانا یہ ہے

کہ دنیا کی کوشش کا سارا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کو محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت سے دور کر دیا جائے۔ میں آپ کے سامنے، نماز اور روزہ، حج اور زکوٰۃ کی صرف بات نہیں کرنا چاہتا۔

{رسول اللہ ﷺ کی محبت اصلِ ایمان ہے}

دیکھئے میں بالکل ڈائریکٹ یہ بات آپ کے سامنے کرنا چاہتا ہوں یقیناً میں مسلمان ہوں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ میں نماز کا، روزے کا، حج وزکوٰۃ کا، فرائض کا، واجبات کا، سنن کا، مستحبات کا یہاں تک کہ مباح کا بھی میں قائل ہوں، سارے مسلمان قائل ہیں لیکن مسئلہ یہ ہے، بتانا یہ ہے کہ یہ سارے فرائض و واجبات اور عادات یہ اُس وقت معتبر ہیں، مستند ہیں، مفید ہیں، جب یہ محمد رسول اللہ ﷺ کے واسطے سے ہوں۔ جب ان ساری چیزوں کا رُخ محمد رسول اللہ ﷺ کی جانب ہو، جب یہ راستہ بتا رہے ہوں مدینہ طیبہ کا، جب یہ راستہ دکھا رہے ہوں قرآن مقدس کا۔ ہم اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ احمد رضا خان قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' کا نام کیوں لے رہے ہیں؟

{جو کچھ اِس صدی میں تنہا رضا کا ہے}

میرے عزیزو، میرے دوستو! ہم صرف ایک آدمی کا نام نہیں لے رہے کسی ایک عالم کا یا کسی ایک شیخ کا نام نہیں لے رہے۔ عالم تو آج کل دنیا میں بہت ہیں، بہت سے عالم، بہت سے شیخ، بہت سے پیر ہیں۔ بات صرف یہ ہے کہ اعلیحضرت

امامِ اہلسنت الشاہ احمد رضا خان قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' نے اس صدی میں راستہ دکھایا ہے اور بتایا ہے خواجگان کی چوکھٹ کا۔ راستہ دکھایا ہے امامِ ابوحنیفہ ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' کا ، راستہ دکھایا ہے امامِ شافعی ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' کا، راستہ دکھایا ہے امامِ مالک ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' کا، راستہ دکھایا ہے امام احمد بن حنبل ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' کا اور محبت بھرے پیارے انداز میں کہ شافعی، ملک، احمد اور امامِ حنیف۔ یہی تو انداز امام احمد رضا کے کہ ہر سنی امامِ اہلسنت الشاہ احمد رضا خان ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' کی بارگاہ میں دست بستہ کھڑا نظر آئے گا کیوں کہ عرض کرتے

شافعی، مالک، احمد امامِ حنیف　　　چار بابِ امامت پہ لاکھوں سلام

کشمکش کا راستہ نہیں بتایا، یہ نہیں بتایا کہ وہ ایسے تھے وہ ایسے تھے ادب سب کا بتایا کہ حنفیو! تم امامِ اعظم ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' کے مقلد ہو تقلید کرو، اے شافعیو! تم امامِ شافعی ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' کے مقلد ہو تقلید کرو اور فرمایا کہ سب اہلسنت و جماعت ہیں۔ اور ان ائمہ کے درمیان ایمان محفوظ ہے، اور ان کے علاوہ جو بھی ہے وہاں ہمارا ایمان اور یقین نہیں ہے۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! بات اصل میں یہ ہے کہ اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ احمد رضا خان قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ''، جس تحریک کے علمبردار ہیں اُس تحریک کا خلاصہ یہ ہے کہ ملتِ اسلامیہ کے قلوب کو محمد رسول اللہ ﷺ کی جانب متوجہ کردیا جائے۔ چودھویں صدی میں یہ ہوا کہ نماز پڑھو، روزہ رکھو، حج کرو، زکوۃ دو، یہ کرو وہ کرو فرائض و واجبات ادا کرو مگر محمد رسول اللہ ﷺ کی

محبت، اللہ اکبر یہ بات کہہ کر ٹال دی گئی کہ یہ ضروریات میں سے نہیں ہے۔ اعمال کی جانب متوجہ ہوجاؤ، بس عمل ضروری ہے۔ اعلحضرت (امامِ اہلسنت الشاہ احمد رضا خان قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'') نے کہا کہ اے ظالمو! عمل تو رسول اللہ ﷺ کی اداؤں کا نام ہے۔ عمل تو اُن کے ایکشن کا نام ہے، عمل تو اُن کی پریکٹس کا نام ہے، ارے جب تم اُن کی اداؤں کو فالو کررہے ہو تو جس کو فالو کررہے ہو تو جب اُس سے محبت نہیں ہوگی تو بتاؤ کہ عمل تم کیسے کروگے؟

{عبادت اطاعتِ رسول ﷺ کے بغیر قبول نہیں}

میرے عزیزو، میرے دوستو! یاد رکھو کہ کوئی بھی عبادت محمد رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کے بغیر ہو نہیں سکتی۔ کوئی بھی فرض محمد رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کے بغیر ادا ہو نہیں سکتا۔ پہلے اطاعت ہوگی محمد رسول اللہ ﷺ کی، پھر میرے دوستو اُس کے بعد عبادت بھی ضروری ہے، فرائض بھی ضروری ہیں، واجبات بھی ضروری ہیں۔ عرض یہ کررہا ہوں کہ جس صدی میں ہم نے آنکھیں کھولی ہیں اور جس دور سے ہم گزر رہے ہیں مختلف موومنٹ ہمارے سامنے آرہی ہیں اور ہر موومنٹ میں ترقی کی راہیں ہمیں دکھائی جارہی ہیں۔ کہیں ایجوکیشن کے نام پر، کہیں قوم کی اصلاح کے نام پر، کہیں ملک کی اصلاح کے نام پر اور طرح طرح سے لوگوں کے عقیدے خراب کئے جارہے ہیں لیکن اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ احمد رضا خان قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' نے آج سے ستر سال اور اس سے بھی بہت پہلے کی بات ہے

شاید آپ میں سے کسی کو یہ بات معلوم نہ ہو۔اور کس کو یہ بات معلوم ہوگی کہ ساؤتھ افریقہ کا قصہ بہت پرانا ہوگیا یہ اُس زمانے کی بات ہے جب ڈربن میں تحریک چلی تھی اورالاسلام کا پرچہ مولانا مختار احمد صدیقی خلیفۂ اعلیحضرت ”رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ“ الاسلام کا پرچہ لے کرڈربن کی گلی گلی میں ہندوستان کے اور بڑے بڑے جو سیٹھ لوگ تھے اور بڑے بڑے بزنس مین لوگ تھے جو وہاں جارہے اُن کو بتا رہے تھے کہ بھائی اس میں تو کوئی شک نہیں کہ ہندوستان سے تو ہمارا تعلق ہے اور we are Indian اس حد تک۔ پہلے مانا کہ ہندوستان سے تو ہمارا تعلق ہے لیکن we are Indian سے جو مطلب سمجھا جارہا ہے اور سمجھایا جارہا کہ مسلمان اور اِس کے علاوہ ہندوستان کی جو قومیں ہیں وہ سب ایک ہیں، یہ غلط ہے کیوں کہ مسلمان، مسلمان ہے اور دوسری قومیں، دوسری قومیں ہیں۔آپ کو شاید یہ بات معلوم ہوگی کہ مسلمان ،مسلمان کی حیثیت سے جو اُس کا اسٹیٹس تھا وہ فرسٹ تھا۔میں اس کو اچھی طرح جانتا ہوں اور اس کا سارا ثبوت میرے پاس ہے۔68 میں آنے کے بعد وہ سارے کاغذات میں نے جمع کئے لیکن آپ جانتے ہیں کہ میں اسٹیج پر اُس شخص کا نام لینا نہیں چاہتا کہ اُس کی عیاری اور مکاری کی وجہ سے اُس نے we are Indian کا نعرہ لگایا اور اُس کے بعد جو مصیبت مسلمانوں پر آئی ہے اور وہ اب تک ہمارے سامنے ہے۔

{ڈربن کی جامع مسجد کے امام وخطیب}

میرے عزیزو، میرے دوستو! آپ جانتے ہیں کہ اُس تحریک کے پیچھے کون سی ذات تھی اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ احمد رضا خان قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ''۔ مولانا مختار احمد صدیقی ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' نے ڈربن کی جامع مسجد میں امام وخطیب اور مسلم کی حیثیت سے جلوہ آرا ہوئے۔ اور میرے عزیزو، میرے دوستو! ارشادات اور ہدایات تھیں میرے امام احمد رضا خان ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' کی۔ جو بریلی سے مسلسل آرہی تھیں۔ یہ جو بڑے بڑے نام آپ تاریخی کتابوں میں سنتے ہیں اور اخباروں میں پڑھتے ہیں میرے دوستو یہ دوقومی نظریے کی جماعت ہے میرے دوستو۔ یہ دوقومی نظریے کی جماعت تو سب بعد کی پیداوار ہے۔ برصغیر میں انڈیا سے پاکستان الگ ہوا تو تقسیم میں سب سے پہلی آواز اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ احمد رضا خان قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' کی تھی اور انہوں نے بتایا کہ مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہم الگ ہیں، الگ ہیں، الگ ہیں یونیک ہیں۔ ہمارا کسی قوم میں کوئی حصہ اور کوئی شمولیت نہیں۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ احمد رضا خان قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' نے اُس موقع پر وصیت کی۔ یہ تو مولانا محمد علی بھی بعد میں آئے اور قائداعظم محمد علی جناح یہ سب بعد کی چیزیں ہیں امام احمد رضا ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' بہت پہلے ہیں، بہت پہلے ارشاد فرما گئے لیکن ظاہر ہے کہ اُن کا پیغام اور پلیٹ فارم سیاسی نہیں تھا۔ وہ تو مسلم تھے، مجدد تھے اور ایک مجدد کو جو کام کرنا تھا انہوں نے کیا اللہ اور اُس کے رسول کیلئے کیا۔

{اعلیحضرت کا عظیم کارنامہ}

میرے عزیزو، میرے دوستو! بات یہ ہے کہ جب تک قوم اپنے سٹیٹس کو نہیں پہچانتی اُس وقت تک اُسکو صحیح مقام نہیں مل سکتا۔ اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ احمد رضا خان قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' کا سب سے عظیم کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے کہا کہ اللہ، اللہ ہے۔ لیکن فرمایا کہ اللہ کی جو Almighty حد ہے اس کو جانو کہ وہ کیا ہے؟ تم نے کہہ دیا کہ اللہ ہے تو کیا ہے؟ اللہ ہے تو اُس کی Almighty حد ہوگی کہ نہیں اس کی جو طاقت ہے اور وہ قادرِ مطلق ہے اُس کے متعلق، ایک طرف کہو کہ اللہ ہے اور دوسری طرف کہو کہ اللہ یہ نہیں کر سکتا معاذ اللہ، اللہ وہ نہیں کر سکتا معاذ اللہ۔ تم نے کس کو اللہ جانا ایک طرف تم کہتے ہو کہ محمد رسول اللہ ﷺ ہیں تو اگر تم محمد رسول اللہ ﷺ کو مانتے ہو تو the Office of Prophethood کو بھی مانو! کیونکہ جب تک تم کسی کے Office کو نہیں مانو گے تم اُس کو مان ہی نہیں سکتے۔ اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' کا کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے Office of the Prophethood کو دنیا کے سامنے پیش کیا، اور کہا کہ اے لوگو محمد رسول اللہ ﷺ ابن عبد اللہ کا صرف نام نہیں بلکہ خلیفۃ اللہ الاعظم کا نام ہے۔ محمد رسول اللہ ﷺ اللہ کے محبوب کا نام ہے، محمد رسول اللہ ﷺ رحمۃ اللعالمین کا نام ہے، سید المرسلین ﷺ کا نام ہے، خاتم النبیین ﷺ کا نام ہے، محمد رسول اللہ ﷺ صرف ایک بشر کا نام نہیں۔

میرے دوستو یہ چیز تھی کہ اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا ”رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ“ نے ہمیں بتایا۔ یہ احسان ہے جب تک یہ بات سامنے نہ آئے۔ آج کا میرے دوستو اسپیکر بڑی آسانی سے یہ بات کہہ سکتا ہے کہہ دیتا ہے میرے دوستو بعض لوگ تو کہہ دیتے ہیں کہ Muhammad is a Man, Muhammad was a man اچھا بھائی Muhammad is a Man کہو یا Muhammad was a man کہو لیکن Man کے ساتھ کم سے کم کوئی اور لفظ بھی تو لگاؤ کہ پتہ تو چلے کہ تم بھی ایک آدمی ہو اور محمد رسول اللہ ﷺ بھی ایک آدمی ہیں۔ ارے کم سے کم دنیا کو یہ تو بتا دو کہ تم ایک آدمی ہو لیکن وہ ایک کامل انسان ہیں۔ صرف اتنا کہہ دینا کہ محمد رسول اللہ ﷺ ایک آدمی ہیں اس سے میرے دوستو بات پوری نہیں ہوتی، یاد رکھو! مڈل پاس کرنے والا بھی اک آدمی ہوتا ہے، میٹرک کرنے والا بھی ایک آدمی ہوتا ہے، بی اے بی ایڈ کرنے والا بھی ایک آدمی ہوتا ہے، پی ایچ ڈی کرنے والا بھی ایک آدمی ہوتا ہے، ڈاکٹر بھی ایک آدمی ہوتا ہے لیکن ان کے آدمی ہونے میں نالج ہونے میں زمین آسمان کا فرق ہے اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا ”رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ“ نے یہی بتایا ہے اور کیا کہا ہے کہ سنو! اللہ اکبر

اللہ کی سر تا بقدم شان ہیں یہ

{عقیدہ توحید تک پہنچنے کا راستہ}

دیکھئے یہ نقطہ علماء جانتے ہیں کہ اللہ، اللہ اکبر حواسِ خمسہ، یہ جو حواس ہے،

سائنٹک پاور ہے، یہ ایک پاور ہے، اس میں جتنی پاور ہے دیکھنے کی پاور اور سننے کی پاور، چکھنے کی پاور اور پکڑنے کی، یہ حواسِ خمسہ کے ذریعے ہی تو آپ کو نالج ہوتا ہے ۔اللہ تعالیٰ کو آپ نے کیسے جانا کیسے پہچانا؟ حواسِ خمسہ کی رسائی اللہ تک نہیں ہے تو پھر کیسے آپ کو معلوم ہوا کہ اللہ ایک ہے؟ یادرکھو کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے کہا اور فرمایا کہ اللہ ایک ہے ۔ورنہ یادرکھو اللہ تبارک وتعالیٰ ،آپ میرے دوستو حادث ہیں اللہ قدیم ہے ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا تو پھر آپ کی رسائی وہاں تک کیسے ہوسکتی ہے؟ آپ مکان میں ہیں وہ لامکاں میں، آپ حادث وہ قدیم تو آپ کی رسائی وہاں کیسے ہوگی؟ آپ کا علم کیسے وہاں پہنچے گا یا وہ آپ کے علم میں کیسے آئے گا؟ آپ کے درمیان اللہ کے درمیان جب تک کوئی ذات نہیں ہوگی آپ عقیدہ توحید تک پہنچ ہی نہیں سکتے ۔ اچھا ایک اور بات میں آپ سے عرض کروں کہ اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' نے یہ تصور دیا اور کتابوں میں ارشاد فرمایا کہ سنو !اللہ ہمارے عقیدے میں قادرِ مطلق ہے وہ جو چاہے کرسکتا ہے ۔جو ممکن ہے اس کی شان کے مطابق وہ کرسکتا ہے ۔فرمایا کہ سنو اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے اپنی مشیت کے مطابق چاہتا تو بغیر رسول کے بغیر نبی کے جس کو چاہتا ہدایت دے دیتا ۔رسول کی بعثت، اللہ تعالیٰ نہ کسی رسول کا محتاج ہے نہ کسی اور کا محتاج ہے، وہ کسی کا محتاج نہیں ۔میں پوری ذمہ داری کے ساتھ خادمِ اہلسنت ہوں اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' کا ادنیٰ غلام ۔اللہ تعالیٰ تو کسی کا محتاج نہیں، اللہ تعالیٰ اسکا محتاج تو نہیں تھا کہ وہ کسی کو بھیجے تو ہدایت ملے ۔وہ محتاج نہیں تھا لیکن یہ سنتِ الٰہیہ

ہے کہ جب وہ کسی کو ہدایت دینا چاہتا ہے تو اپنی مشیت سے کسی رسول کو بھیجتا ہے ۔یہاں تک کہ اُس نے آخری رسول حضرت محمدِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اپنے بندوں کو ہدایت دینا چاہی تو بھیجا۔اب یہ بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ عزوجل ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کا علم اور عقیدہ توحید جب تم بغیر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے کے جب تم سمجھ نہیں سکتے اور عقیدہ توحید تک تمھاری رسائی نہیں بغیر نبی کے تو بتاؤ کہ اللہ کو بغیر نبی کے جان نہیں سکتے جب ایمان بغیر نبی کے تمھیں مل نہیں سکتا تو بتاؤ دوسری چیز تمھیں بغیر نبی کے کیسے مل سکتی ہے؟اسی لئے تو اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ احمد رضا خان قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' نے سارے مسائل حل کئے ہیں ایک مقام پر ارشاد فرماتے ہیں کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا

یہ بڑا معرکۃ الآرا مسئلہ تھا کہ (۔۔۔) نالج کا علم جو ہے وہ سب ملایت کی باتیں ہیں یہ سب ملاں کی فی سبیل اللہ آج کل ساری دنیا کو یہ نالج ہے نبی کے متعلق بات کرنا یہ نیم ملایت ہے لیکن یاد رکھو پڑھا لکھا آدمی اس طرح کی بات نہیں کرتا۔ اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ احمد رضا خان قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' عرض کرتے ہیں کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا   جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

{علم غیب کا آخری درجہ}

یعنی یارسول اللہ ﷺ ذات الٰہی علمِ غیب کا آخری درجہ ہے، وہ غیب ہے، وہ غیب ہے، وہ غیب ہے یعنی غیب کے جتنے مدارج ہیں اُس میں جو آخری درجہ ہے وہ ذاتِ الٰہی کا درجہ ہے اللہ عزوجل سے زیادہ غیب کیا ہوسکتا ہے، کونسی ذات ہوسکتی ہے؟ تو جو آخری درجہ ہے علمِ غیب کا وہ ذاتِ الٰہی ہے جب وہ ذاتِ الٰہی سرکارِ دوعالم ﷺ کی نگاہوں میں اپنے فضل وکرم سے نہ چھپی تو اور پیارے نبی ﷺ سے کیا چھپ سکتا ہے؟

{نبی کریم ﷺ اللہ کی ذات کے مظہر ہیں}

میرے عزیزو، میرے دوستو! فرمایا کہ پہلے تم توحید کو تو مضبوط کرو جب اللہ تعالیٰ ہدایت دیتا ہے تو یہ عادتِ الٰہیہ اور سنت الٰہیہ ہے کہ وہ نبی کے ذریعے ہدایت دیتا ہے۔ جب نبی کے ذریعے اُس نے ہدایت دی تو خود ہی فرماتا ہے کہ {قل هو الله احد} اے نبی آپ ہی فرما دیجئے کہ ''اللہ ایک ہے'' تو جب نبی کی زبان سے اپنی ربوبیت کا اور الوہیت کا اعلان ربِ کریم نے فرمایا اور ساری دنیا کو معلوم ہو گیا تو اُس کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ کے سارے اوصاف اور کمالات جو بھی ممکن ہیں ہمارے لئے وہ سب پیارے نبی کریم ﷺ کے ذریعے ہمیں معلوم ہوئے یہی وجہ ہے کہ صوفیائے کرام کا علماء محققین کا مسلک ہے کہ سرکارِ دوعالم ﷺ کے علاوہ جتنے انبیائے کاملین ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی صفات کے مظہر ہیں۔ مگر یہ پیارے نبی کی ذات ہے کہ ہمارے نبی اللہ کی ذات کے مظہر ہیں، اللہ کی ذات کے

مظہر ہیں یعنی ہم نے پیارے نبی کو جانا، محمد رسول اللہ ﷺ کو جانا، تو اللہ کی ذات کو جانا، اللہ کی ذات کو پہچانا۔ اور آپ سوچئے کہ یہاں یہ معنیٰ ہے تو اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ احمد رضا خان قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' عرض کرتے ہیں کہ

اللہ کی سرتا بقدم شان ہیں یہ ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ

{اہلسنت پر الزام کا جواب}

میرے دوستو! جاہل ہے وہ جو یہ کہتا ہے کہ یہ نبی کو آدمی اور انسان نہیں کہتے ۔ ظالمو! ہم آدمی کہتے ہیں ہم انسان کہتے ہیں اور ہمارا میلاد شریف منانا اِس بات پر گواہی ہے کہ کیونکہ میلاد تو اُسی کا ہوتا ہے جو پیدا ہوا ہو، ہم تو میلاد کر کے اِس بات کو ثابت کررہے ہیں کہ ہم آدمی کا میلاد کررہے ہیں اور حضور ﷺ پیدا ہوئے ۔ لیکن یاد رکھو کیسے انسان ہیں وہ؟

ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ

ان جیسا ہے کوئی تو دکھادو۔ اللہ اکبر، تو میرے عزیز و میرے دوستو! {فاتو بسورۃ من مثلہ} اس کی تفسیر میں بہت سی باتیں علماء نے لکھی ہیں، اس میں یہ بات بھی لکھی ہے کہ حضور ﷺ جیسا کوئی ہے تو دکھادو۔ اللہ اکبر، تو ''ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ'' اور پھر

قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں ایمان یہ کہتا ہے کہ میری جان ہیں یہ

{کلمہ پڑھنا کب فائدہ دے گا؟}

محمد رسول اللہ ﷺ جانِ ایمان ہیں، عینِ ایمان ہیں، اصلِ ایمان ہیں۔ میرے عزیز و میرے دوستو! یہ اعلیحضرت (امامِ اہلسنت الشاہ احمد رضا خان قادری "رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ") نے محمد رسول اللہ ﷺ کون ہیں؟ سرکارِ دو عالم ﷺ کا مقام کیا ہے کیونکہ جب تک تم اس کو نہیں جانو گے محمد رسول ﷺ کا جو کہنا ہے اور یہ جو کلمہ ہے یہ کلمہ تمہارا معتبر اور مستند نہیں ہوگا جب تک کہ محمد رسول ﷺ کے محاسن اور فضائل کا اعتبار نہ کرو۔ اور ویسے میرے دوستو محمد رسول اللہ ﷺ کو بظاہر زبانی تو حضور ﷺ کے زمانے میں بھی ایک قوم تھی جو رسول اللہ ﷺ کہتی تھی۔ زبان سے کہتی بھی تھی، کلمہ بھی پڑھتی تھی، اور حضور ﷺ کے پیچھے وہ لوگ نمازیں بھی پڑھتے تھے، لیکن قرآن نے کھل کر کہا کہ یہ مسلمان نہیں ہیں۔ تو معلوم یہ ہوا کہ حضور ﷺ کے فضائل و محاسن کا جب تک دل سے اقرار نہ کیا جائے اور پھر وہ حدیث ۔آج یہ آپ سے بھی کہا جا سکتا ہے کہ یہ شخص بڑا نمازی ہے، جی اچھا ٹھیک ہے بڑا نمازی ہے۔ مگر اسے کیا ہوا؟ حضور ﷺ نے خود ہی فرمایا کہ زمانہ آئے گا کہ تم اپنی نمازوں کو اُن کی نمازوں کے آگے حقیر سمجھو گے۔ یہ ہم نہیں کہتے حضور ﷺ نے کہا ہے، اپنی نماز کو سمجھو گے کہ اس سے اُن کی نماز زیادہ اچھی ہے لیکن میرے دوستو ایمان اُن کے سینے سے اس طرح نکل جائے گا جس طرح تیر میرے دوستو کمان سے نکل جاتا ہے۔ تو ایمان میرے دوستو اور شے ہے اور نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ اور شے ہے۔ یہ آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ جب تک جگہ نہ ہو، سیڈ (بیج) اور جگہ نہ ہو تو میرے دوستو درخت اور پھل کب ہوتا ہے؟ پہلے جگہ چاہیئے جگہ۔ اسی لئے تو اس

کو اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ احمد رضا خان قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' نے بھی اس کو لکھا اور یہ حدیث کا یہ ترجمہ ہے کہ

ظاہر میں میرے گل ہیں حقیقت میں میرے نخل
اُس گل کی یاد میں یہ صدا ابوالبشر کی ہے

آدم علیہ السلام نے فرمایا کہ ظاہر میں تو یہ پھول ہیں اور مجھ سے ہیں لیکن حقیقت میں یہ میری جان ہیں۔ آدم علیہ السلام نے بھی یہ فرمایا اور پھر اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ احمد رضا خان قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' نے یہ لکھا کہ

ماوشما تو کیا خلیلِ جلیل کو کل دیکھنا کہ اُن سے تمنا نظر کی ہے

سارے انبیاء یہی عرض کریں گے اور صرف یہ اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ احمد رضا خان قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' ہی عرض نہیں کر رہے ہے یہ تو میرے دوستو علماء نے بھی کہا ہے کہ { کلھم من نبی ورسولہ } جتنے بھی نبی اور رسول ہیں اور سب حضور ﷺ کی بارگاہ میں یہ تمنا رکھتے ہیں۔ تو میرے عزیز و میرے دوستو! عرض یہ کر رہا ہوں کہ سارے حضور ﷺ سے فیض حاصل کر رہے ہیں اور حضور ﷺ کے فیضان کا تو انکار ہی پیدا نہیں ہوتا۔

{ اعلیحضرت سب سنیوں کے سر کے تاج ہیں }

میرے عزیزو، میرے دوستو! اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ احمد رضا خان قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' نے اس صدی میں بس یہی کام کیا اور یہی وجہ ہے کہ

اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ احمد رضا خان قادری ”رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ“ جتنے سلاسل جتنے علماء ہیں وہ علماء ہوں مشائخ ہوں کسی سلسلے کے ہوں سب سے سر کے تاج ہیں اس لئے کہ اعلیحضرت نے محبتِ رسالت اور محبتِ ولایت اور محبتِ امامت یعنی یہ جتنے ائمہ ہیں سب کی محبت کی تعلیم اعلیحضرت نے دی ہے یہی وجہ ہے کہ اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ احمد رضا خان قادری ”رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ“ ہیں اور سارے سنیوں کے امام ہیں۔
میرے عزیز و میرے دوستو! ایک شعر سرکارِ دوعالم ﷺ کے محاسن کے سلسلے میں حضور ﷺ کے اوصاف پر پندرہ سو برس ہو گئے یاد ہو رہے ہیں۔ اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ احمد رضا خان قادری ”رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ“ نے ایک شعر ایسا لکھا ہے کہ اردو ادب چونکہ یہ تو میرا اپنا لٹریچر تو خیر میرا اپنا ہی ہے میں خود بھی اسی اردو لٹریچر کا ایک نمائندہ ہوں لیکن اردو کے علاوہ اپنی معلومات کے اعتبار سے عربی، فارسی اور انگریزی میں بھی تلاش کیا لیکن کوئی ایسا جملہ نہیں نکلا جو اعلیحضرت لکھ گئے ہوں۔

{نہ ختم ہونیوالے اوصاف}

اعلیحضرت نے لکھا ہے اور کمال کیا ہے وہ عرض کرتے ہیں کہ یا رسول اللہ ﷺ

تیرے تو وصف عیبِ تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ کیا کیا کہوں تجھے

ابھی میں بتاؤں آپ کو ”عیبِ تناہی“ ایسا لفظ اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ احمد رضا خان قادری ”رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ“ لائے ہیں کہ ہم حیران ہیں کہ کہاں سے یہ لفظ نکالا

گیا۔ ''عیبِ تناہی'' یعنی وہ یہ عرض کرنا چاہ رہے ہیں کہ یارسول اللہ ﷺ آپ کے جو اوصاف و کمالات ہیں وہ عیبِ تناہی سے بری ہیں یعنی کوئی وصف ایسا نہیں ہے جس کی End (اختتام) ہو۔ یعنی ہر وصف آپ کا Endless (نہ ختم ہونے والا) ہے۔ تو آپ کے اوصاف جب Endless ہیں تو عیبِ تناہی یعنی جب وصف کے متعلق اگر کوئی کہہ دے کہ حضور ﷺ کا یہ وصف یہاں ختم ہے تو اعلیحضرت فرماتے ہیں کہ گویا تم عیب نکال رہے ہو کیونکہ حضور ﷺ کا وصف وہ عیب ہے ہی نہیں حضور ﷺ کے وصف میں کوئی ہی نہیں ہے وہاں میرے دوستو Endless ہے۔ تو عرض کرتے ہیں کہ ''حیراں ہوں میرے شاہ کیا کیا کہوں تجھے''۔

{امام بوصیری ''علیہ الرحمہ'' کا عقیدہ}

فان فضل رسول اللہ لیس لہ　　　حد فیعرب عنہ ناطق بفم

(بے شک رسول اللہ ﷺ کے فضائل کی کوئی حد نہیں جس کو بولنے والا بیان نہ کر سکے)

صاحبِ قصیدہ بردہ شریف نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ کی شان اور آپ کے جمال و کمال کی کوئی حد ہی نہیں۔ اس لئے لوگوں کی زبانیں عاجز ہیں کہ آپ کے محاسن میں کہ بیان ہوں تو کیسے ہوں اور کون بیان کرے؟ اسی لئے تو اعلیحضرت سب کچھ کہنے کے بعد کہتے ہیں کہ

لیکن رضا نے ختمِ سخن اس پہ کر دیا　　　خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

میرے عزیزو، میرے دوستو! اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ احمد رضا خان قادری ”رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ“ نے اس صدی میں عشق رسول کا سبق ملتِ اسلامیہ کو دیا اور آج بھی جو لوگ سرکارِ دو عالم ﷺ کی محبت اور عشق سے جن کا واسطہ ہے آج بھی اعلیحضرت امامِ اہلسنت الشاہ احمد رضا خان قادری ”رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ“ سے وہ وابستہ ہیں۔

{اعلیحضرت نے ہر لمحہ حضور کے فضائل بیان کئے}

میرے عزیزو، میرے دوستو! ہر سنی عالم دنیا کے کسی گوشے کا رہنے والا ہو جب اعلیحضرت (الشاہ احمد رضا خان قادری ”رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ“) کا نام آئے تو ادب و احترام سے سر کو جھکا لیتا ہے کیونکہ اسے معلوم ہے کہ اعلیحضرت (الشاہ احمد رضا خان قادری ”رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ“) نے دین کی جس طرح خدمت کی ہے۔ ہر دن میں، ہر منٹ میں، ہر زبان میں پیارے نبی ﷺ کے محاسن بیان کئے اور ایسے محاسن بیان کئے کہ کوئی مسئلہ جو شریعت کے خلاف تھا اعلیحضرت نے اسے نہیں چھوڑا۔ ہر مسئلے میں محمد رسول اللہ ﷺ کی شریعت کے مطابق کہ شریعت کیا کہتی ہے صاف صاف حکم دیا۔

{اردو لٹریچر کی طباعت کیلئے ہماری ڈیوٹی}

میرے عزیزو، میرے دوستو! یہ مختصر سا معروضہ تھا جو میں نے پیش کر دیا۔ اصل میں عرس کا میں خادم بھی ہوں اس لئے علماء خطاب فرما رہے اس لئے میں نے غلام مرتضیٰ صاحب سے کہا کہ آپ نعت شریف پڑھئے۔ بات یہ کہ میں پانچ سالوں

میں کہتا رہا اور اب بھی یہ کہہ رہا ہوں کہ عرس یہاں ہر سال ہوتا ہے۔ اور آپ جانتے ہیں کہ عرس کے انتظام اور اہتمام کی ضرورت ہوتی ہے اور اللہ عزوجل کا شکر ہے کہ ہمارے دوست ہمارے عزیز عرس کا انتظام کرتے ہیں۔ اور فی سبیل اللہ کرتے ہیں اور اللہ عزوجل اور اُس کے رسول ﷺ کے نام پر کرتے ہیں، حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت میں کرتے ہیں اور اعلیحضرت سے نسبت کے سلسلے میں کرتے ہیں ۔ہم اگر سنی رضوی سوسائٹی سے تھوڑا تعاون کریں تو یہ جو لٹریچر کی اشاعت کا جو سلسلہ ہے۔ آپ میرے عزیز و میرے دوستو جانتے ہیں عرسوں میں اور مجلسوں میں جتنے لوگ آتے ہیں وہ سب آپ کو معلوم ہے۔ آج لٹریچر کی دنیا ہے، طباعت کی دنیا ہے ، پیغام لوگوں تک پہنچانے کی دنیا ہے، آج یہ خالی تقریروں کی دنیا نہیں ہے مسجدوں میں کتنے لوگ آتے ہیں؟ میں سوئے ظن سے کام نہیں لے رہا لیکن میرے دوستو آدمی کو حقیقت پسند ہونا چاہئے مسجدوں میں کتنے لوگ آتے ہیں؟ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہمارے پلیٹ فارم سے ایسے رسائل کی اشاعت کو کہ جس میں مذہبِ حق اہلسنت و جماعت کے مطابق ہمارے عقائد ہوں، حقائق ہوں۔ اس کیلئے پچھلے سال بھی یہاں سے رسالہ شائع ہوا اور اِس سال بھی الحمدللہ رسالہ سیٹ ہو چکا ہے۔ اعلیحضرت ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' کا کلام حدائقِ بخشش جو ابھی آپ نے سنا اس کا ترجمہ، آپ جانتے ہیں کہ اردو سے انگلش میں ترجمہ بڑا مشکل ہے۔ اردو سے انگلش میں ترجمہ کرنا پھر اس کو پرنٹ کرنا پھر اُس کو پبلش کرنا یہ سب کام ہیں اور اِس کیلئے میرے دوستو آپ یہ نہ سمجھیں کہ میں کوئی اپیل کر رہا ہوں، میں اپیل نہیں کر رہا میں آپکو یہ بتا رہا

ہوں کہ کچھ میری ڈیوٹی ہے کچھ آپ ڈیوٹی کرلیں ۔ میں اپیل نہیں کرتا لیکن میں کہتا ہوں کہ ڈیوٹی آپ کی کیا ہے؟ اپنی ڈیوٹی کو آپ سمجھیں اور دیکھیں کہ ہمیں کیا کرنا ہے؟ اگر آپ تعاون سے کام لیں تو الحمدللہ سال میں دو چار رسالے بھی سنی رضوی سوسائٹی نکال سکے تو لوگوں تک گھر، گھر میں پہنچائیں تو میرے دوستو قیامت تک صدقہ جاریہ ہوگا اور دین کی بہترین خدمت ہوگی ۔ اور امام احمد رضا خان قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' اور شہنشاہِ بغداد شیخ عبد القادر جیلانی ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' کے پیغام کو پہنچانے کا ایک بہترین ذریعہ ہے ۔

یہ بہت مختصر سا معروضہ تھا جو آپ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ کل ان شآء اللہ تعالیٰ آپ کو عرسِ پاک میں آنا ہے آج جو وقت لے لیا اتنا ہی کافی ہے ۔ اے ربِ کریم ! مجھے، میرے عزیزوں کو، میرے دوستوں کو اس کی توفیق عطا فرما آمین، اے ربِ کریم آج کی ہماری حاضری قبول فرما۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

منقبت اعلیحضرت "عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت"

اے رضا مرتبہ کتنا ہوا بالا تیرا
ہند تو ہند عرب میں ہوا شہرہ تیرا

نام اعلیٰ تیرا حضرتِ اعلیٰ تیرا
کام اولیٰ ہے تیرا اے شہِ والا تیرا

کوئی کیا جانے بڑا کتنا ہے رتبہ تیرا
اصفیاء چومنا چاہیں وہ ہے تلوا تیرا

کارِ تجدید ادا کرتا تھا خامہ تیرا
سر پہ باطل کے اٹھا کرتا تھا تیغا تیرا

کتنا اونچا کیا اللہ نے رتبہ تیرا
غوثِ اعظم کو کیا والی و مولیٰ تیرا

مصطفیٰ کا ترے خادم ترے حامد کا غلام
خوشتر بندہ دربار ہے تیرا تیرا

مکتبہ دارالرضا

عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل جھنگ سٹی

بستی شہنی والی، وارڈ نمبر 7، پرانا چنیوٹ روڈ، جھنگ سٹی

TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501

www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com

DAR-UL-RAZA